فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۲۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا بیماری میں علاج کرانا جائز ہے؟

جواب: بیماری کا علاج کرانا جائز ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً .

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے، اس کی شفا بھی پیدا کی ہے۔''

(صحيح البخاري : 5678)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''ہر بیماری کا علاج ہے، جب بیماری کا علاج کیا جائے، تو اللہ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔''

(صحيح مسلم : 2204)

❁ یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ نَجْدَةَ، كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ : كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟، وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ، فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى، وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا سَهْمٌ، فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ.

''نجدہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: آپ نے مجھ سے یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے؟ تو (جواب یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جنگ میں لے جایا کرتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کیا کرتی تھیں اور انہیں غنیمت میں سے تحفہ بھی دیا جاتا تھا، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حصہ مقرر نہیں کیا کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم: 1812، المنتقی لابن الجارود: 1085)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ علاج معالجہ اور کسی ماہر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن دو چیزوں کا خاص خیال رہے؛

① علاج صرف شفایابی کا ذریعہ ہے، حقیقی شفا دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہے۔ تب ہی تو دوا کے استعمال سے کبھی شفا مل جاتی ہے اور کبھی اللہ کی مرضی سے نہیں بھی ملتی۔ بسا اوقات تو اللہ بغیر کسی سبب کے ہی شفا دے دیتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ (الشُّعراء: ۸۰)

''میں بیمار ہو جاؤں، تو اللہ ہی شفا دیتا ہے۔''

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ﴾

(الأنعام : ١٧، یونس : ١٠٧)

''اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف سے دو چار کر دے، تو اسے دور کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔''

وسائل ضرور اختیار کریں، لیکن دلی اعتماد اپنے خالق حقیقی پر ہی کریں۔ دلی یقین ڈاکٹر پر نہیں ہونا چاہیے، خواہ وہ کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ آپ کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے اور نہ آپ کے مقدر کو بدل سکتا ہے۔

② علاج میں حرام ذرائع اختیار نہ کیے جائیں، کیونکہ حرام چیز سے علاج کرنا جائز نہیں، لہٰذا حرام اشیا مثلاً شراب وغیرہ سے علاج نہیں کرنا چاہیے۔

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: إِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ.

''سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا یا ایسا کرنا ناپسند فرمایا، عرض کیا: میں تو بہ طور دوائی استعمال کرتا ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دوائی نہیں، بیماری ہے۔''

(صحیح مسلم : 1984)

❁ سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ، يَجْعَلُهَا

فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا .

''ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا وہ مینڈک کی دوائی بنا سکتا ہے؟، تو نبی کریم ﷺ نے اسے مینڈک مارنے سے منع فرمایا۔''

(سنن أبي داود : 5269، سنن النّسائي : 4355، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۸۲۶۱) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ مینڈک حرام ہے اور حرام سے علاج نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

''اللہ تعالیٰ نے حرام میں شفا نہیں رکھی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 38/5، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا دَعَا طَبِيبًا يُعَالِجُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُدَاوِيَ بِشَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب کسی عزیز کے علاج کے لئے طبیب کو بلاتے، تو اس پر یہ شرط عائد کرتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے علاج نہیں کرے گا۔''

(المستدك للحاكم : 218/4، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ داود بن ابی ہند رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ يَتَدَاوٰى بِلَحْمِ كَلْبٍ، فَقَالَ : إِنْ تَدَاوٰى بِهٖ فَلَا شَفَاهُ اللّٰهُ .

''امام شعبی رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو کتے کے گوشت سے علاج کرتا ہے، فرمایا: اگر وہ اس سے علاج کرے، تو اللہ اسے شفا نہیں دے گا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 61/5، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا عجوہ کھجور زہر کا تریاق ہے؟

جواب: عجوہ جنت کا پھل ہے، مدینہ کے بالائی حصہ کی عجوہ تریاق ہے، جو شخص تسلسل کے ساتھ صبح سویرے بالائی مدینہ کی سات عدد عجوہ کھاتا ہے، اسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ حکم مطلق عجوہ کھجور کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ یہ خاص مدینہ کے بالائی حصہ کی عجوہ کے بارے میں ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ .

''عجوہ جنت کی کھجور ہے۔اس میں زہر کے لیے شفاء ہے۔''

(سنن الترمذي : 2066، وسندهٗ حسنٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح غریب'' کہا ہے۔

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ

الْيَوْمِ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ .

''جو آدمی ہر روز صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھا لے، اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہ دے سکے گا۔''

(صحيح البخاري : 5769، صحيح مسلم : 2047)

❁ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ، لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ .

''جس نے صبح سویرے مدینہ کے دو سیاہ پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کی سات (عجوہ) کھجوریں کھائیں، شام تک اسے زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ .

''(مدینہ منورہ کے) بالائی حصہ کی عجوہ کھجور میں شفا ہے یا صبح کے وقت ان کا استعمال شفا کا باعث ہے۔''

(صحيح مسلم : 2048)

عجوہ کھجور کھانے سے زہر اثر نہیں کرتا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی جان بوجھ کر زہر پینا شروع کر دے، کیونکہ زہر حرام ہے، اس کے کھانے پینے کی اجازت نہیں۔ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جو علی الصبح سات عدد عجوہ کھجوریں، جو مدینہ کے بالائی علاقہ کی ہوں، کھاتا ہے، تو اسے زہر نقصان نہیں پہنچاتا، کہ اگر اسے کوئی زہریلا جانور ڈس لے یا کوئی اسے قتل کرنے کے لیے زہر پلا یا کھلا دے، تو وہ زہر اس پر اثر نہیں کرے گا۔ ان احادیث

سے یہ معنی کشید کرنا کہ عجوہ کھجور کھانے والا جان بوجھ کر زہر بھی پی لے، تو اسے نقصان نہیں پہنچتا، درست نہیں، کیونکہ زہر پینے کی قطعاً اجازت نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي السَّمَّ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا یعنی زہر سے منع فرمایا۔''

(سنن التّرمذي : 2045، وسندهٗ حسنٌ)

اگر کوئی جان بوجھ کر زہر پی لیتا ہے اور اس کی موت واقع ہو جاتی ہے، تو یہ خودکشی ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَسُمُّهٗ فِي يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

''جس نے زہر پی کر خودکشی کی، تو (روز قیامت) زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم میں ایک لمبی مدت تک زہر پیتا رہے گا۔''

(صحيح البخاري : 5778، صحيح مسلم : 109)

تنبیہ:

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے زہر پینا ثابت نہیں۔

❀ ابو سفر رحمہ اللہ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى الْحِيرَةِ نَزَلَ عَلٰى بَنِي الْمَرَازِبَةِ،

قَالَ : فَأُتِيَ بِالسُّمِّ فَأَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي رَاحَتِهِ، وَقَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ، فَاقْتَحَمَهُ، فَلَمْ يَضُرَّهُ بِإِذْنِ اللّٰهِ شَيْئًا .

''جب سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مقامِ حیرہ کی طرف گئے، تو قبیلہ بنو مرازبہ کے ہاں قیام کیا، آپ رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا، آپ نے اسے پکڑا، ہتھیلی پر رکھا اور بسم اللہ پڑھ کر نگل گئے۔ اللہ کے حکم سے اس زہر نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 548/6، المُعجم الكبير للطّبراني : 105/4)

روایت ضعیف ہے۔ ابوسفر اور ابو بردہ دونوں کا سیدنا خالد بن ولید سے سماع نہیں۔

❁ اسی طرح کی روایت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

(فضائل الصّحابة لأحمد : 1481)

جس روایت میں زہر پینے کا ذکر ہے، وہ ضعیف ہے، اس میں سفیان بن عیینہ اور اسماعیل بن ابی خالد کا عنعنہ ہے، سماع کی تصریح نہیں ملی۔ بلاشبہ یہ سند صحیح بخاری میں مذکور ہے، مگر وہاں زہر پینے کے الفاظ ذکر نہیں ہوئے۔ اُصول یہ ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کے وہی الفاظ معتبر ہوں گے، جہاں سماع کی تصریح ہو گی۔

بعض ملحدین مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر اسلام کا فلاں حکم سچا ہے، تو زہر پیو، اگر زہر نے اثر نہ کیا، تو حکم شرعی صحیح ہے اور اگر زہر اثر انداز ہوا، تو اسلام جھوٹا ہے، نعوذ باللہ!

حقانیت اسلام کا پتہ لگانے کے لیے زہر پینے کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اسلام میں جان بوجھ کر زہر پینا حرام ہے۔ حقانیت اسلام کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں؛

① دلائل و براہین۔ ② مباہلہ۔

(سوال): آنکھوں کی بینائی کمزور ہوگئی ہے، کیا لیزر آپریشن کرانا جائز ہے؟

(جواب): آنکھوں کے علاج کے لیے لیزر آپریشن جائز اور صحیح ہے، اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں، اس جدید ٹیکنالوجی سے مستفید ہونا چاہیے۔

(سوال): علاج کے لیے عورت کا دودھ آنکھوں میں ڈالنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر کوئی ماہر طبیب عورت کے دودھ سے آنکھوں کا علاج کرے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(سوال): کیا انسان کا پیشاب بطور علاج پیا جا سکتا ہے؟

(جواب): انسان کا پیشاب نجس اور حرام ہے، اس سے علاج جائز نہیں۔

(سوال): خنزیر کے چمڑے سے بنی ہوئی پٹی زخم پر باندھنا کیسا ہے؟

(جواب): خنزیر نجس العین ہے، اس کے کسی عضو سے انتفاع جائز نہیں، لہٰذا خنزیر کے چمڑے سے بنی پٹی زخم پر باندھنا جائز نہیں۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا ...... أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَشَحْمَهٗ وَوَدَكَهٗ وَغُضْرُوفَهٗ وَمُخَّهٗ وَعَصَبَهٗ حَرَامٌ كُلُّهٗ وَكُلُّ ذٰلِكَ نَجَسٌ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ......خنزیر کا گوشت، چربی، چکنائی، نرم ہڈی، بھیجہ اور اعصاب سب کچھ حرام ہے، نیز سب نجس ہے۔''

(مَراتب الإجماع، ص 23)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''خنزیر کی حرمت میں پورے کا پورا خنزیر داخل ہے، یعنی اس کے تمام ظاہری

اور باطنی اجزا۔ ذرا تدبر کیجیے کہ کیسے خنزیر کے گوشت کا ذکر کرکے اس کے کھانے کی حرمت کی طرف اشارہ کردیا، چونکہ خنزیر میں زیادہ چیز گوشت ہے، اس لیے گوشت کا ذکر کرکے اس کے کھانے کو حرام کردیا، کسی اور چیز کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے برعکس (احرام کے حالت میں) شکار (کی حرمت میں) یہ نہیں کہا کہ تم پر شکار کا گوشت حرام کیا گیا ہے، بلکہ خود شکار کو حرام کیا ہے، اس میں شکار کے جانور کو قتل کرنا اور اسے کھانا دونوں شامل ہیں۔ جبکہ جب (خنزیر کی) تجارت کو حرام کیا، تو پورے خنزیر کا ذکر کیا اور اس کی حرمت گوشت کے ساتھ خاص نہیں کی، تاکہ بیع کی حرمت زندہ اور مردہ خنزیر کو شامل ہو۔''

(زاد المَعاد : 674/5)

سوال: کیا حلال جانوروں کے پیشاب کو علاج کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب نجس نہیں، لہذا اگر کوئی ماہر طبیب کسی حلال جانور کا پیشاب بطور علاج استعمال کرے، تو کوئی حرج نہیں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قبیلہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آئے، ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیت المال کی اونٹنیوں کے پاس جانے اور ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ چلے گئے، جب وہ تندرست ہو گئے......۔''

(صحيح البخاري : 233، صحيح مسلم : 1671)

❁ حسن بن عبید اللہ نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ صَفْوَانَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَوْلِ الْبَعِيرِ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، أَلَيْسَ يُشْرَبُ وَيُتَدَاوٰى بِهِ.

''حکم بن صفوان رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اونٹ کا پیشاب کپڑوں کو لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، بھلا اونٹ کا پیشاب بطور علاج پیا نہیں جاتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 109/1، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: علاج کے لیے دریائی جانور کی چربی استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: تمام دریائی جانور، جن کی زندگی پانی پر معلق ہے، حلال ہیں، ان کی چربی بھی حلال ہے، لہٰذا اسے کھانے میں یا علاج کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: ایک شخص کو ایڈز کی بیماری ہے، اس نے ڈاکٹر سے کہا کہ میری بیماری کے متعلق کسی کو مت بتائیں، پھر وہ شخص لوگوں سے میل ملاپ کرتا ہے، کیا ڈاکٹر لوگوں کو اس کی ایڈز بیماری کے متعلق خبردار کر سکتا ہے، تاکہ لوگ اس متعدی مرض سے محفوظ رہیں؟

جواب: خیر خواہی کے پیش نظر ڈاکٹر خبردار کر سکتا ہے۔ متعدی بیماری والے مریض کو صحت مند لوگوں سے علیحدہ رکھنا چاہیے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ.

''بیمار جانور کو صحت مند جانوروں کے پاس نہ لائیے۔''

(صحيح مسلم: 2221)

سوال: کیا عورت کینسر کے علاج کے لیے ایسی دوائی کھا سکتی ہے، جس سے سر کے

بال گرتے ہوں؟

جواب: کھاسکتی ہے۔

سوال: کیا مسلمان ڈاکٹر غیر مسلم عورت کا علاج کرسکتا ہے؟

جواب: کرسکتا ہے۔

سوال: کیا مسلمان ڈاکٹر غیر مسلم عورت کو مانع حمل انجکشن لگا سکتا ہے؟

جواب: اگر عورت خود یہی چاہتی ہے، تو ڈاکٹر بطور پیشہ ور مانع حمل انجکشن لگا سکتا ہے، ڈاکٹر گناہ گار نہ ہوگا۔

سوال: مسلمان عورت مرد ڈاکٹر سے علاج کراسکتی ہے؟

جواب: اگر کوئی لیڈی ڈاکٹر میسر نہیں، تو بحالت مجبوری مرد ڈاکٹر سے بھی علاج کرایا جاسکتا ہے۔

سوال: مردوں کی مرہم پٹی نامحرم عورتوں سے کرانا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ انتظام ہونا چاہیے، نیز یہ کوئی مجبوری نہیں کہ نامحرم سے علاج کی اجازت دی جائے۔

سوال: حیوانات پر میڈیکل تجربات کرنا کیسا ہے؟

جواب: انسانی ضرورت کے لیے حیوانات پر تجربات کرنا جائز ہے۔

سوال: ایک مسلمان جانوروں کا ڈاکٹر ہے، کیا وہ بیمار خنزیر کا علاج کرسکتا ہے؟

جواب: نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: دانتوں کو تاروں سے باندھنا کیسا ہے؟

جواب: دانتوں کو مضبوط اور محفوظ کرنے کے لیے انہیں تاروں سے باندھنا اور ان

پر خول چڑھانا جائز ہے، یہ علاج کی ایک صورت ہے۔

سوال: بچوں کو مختلف امراض کے انجکشن لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، یہ معاشرتی ضرورت ہے، تا کہ ان میں کوئی مہلک اور متعدی مرض پیدا نہ ہو۔

سوال: کیا اہل سنت اللہ تعالیٰ کو ''امرد'' کہتے ہیں؟

جواب: بعض لوگ یہ باور کراتے ہیں کہ نعوذ باللہ اہل سنت کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی گستاخیاں کی گئی ہیں۔اس بات سے قطع نظر کہ خود ان کی اپنی کتابیں اللہ تعالیٰ،فرشتوں، انبیائے کرام اور صحابہ عظام کی گستاخیوں سے بھری پڑی ہیں۔مگر ہم یہاں ان کے بیان کردہ اعتراض پر بات کریں گے۔

ان کا کہنا ہے کہ اہل سنت کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کو ''امرد'' یعنی بے ریش نو جوان کہا گیا ہے،جس پر ''جرد مرد'' کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کی کتب میں ایسی روایات اگر چہ موجود ہیں،مگر محدثین نے ان روایات کو قابل حجت قرار نہیں دیا اور نہ اس کے مطابق عقیدہ بنایا۔اس کی دلیل ایک تو ائمہ اہل سنت کا ان روایات پر نقد وجرح کرنا ہے، دوسرا یہ کہ اہل سنت نے عقیدہ پر جتنی کتابیں لکھی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ذکر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ ''امرد'' ہے۔اس لیے اہل سنت کے متعلق یہ باور کرانا جہالت اور ظلم ہے کہ وہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے گستاخ ہیں۔اہل سنت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ادب کرنے والا کوئی نہیں۔

لیجئے، ملاحظہ کیجئے وہ روایات اور ان پر محدثین کا کلام؛

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَبِّي جَعْدًا أَمْرَدَ .

''میں نے اپنے رب کو دیکھا، اس کے بال گنگریالے تھے اور وہ بے ریش تھا۔''

(الأسماء والصّفات للبيهقي : 938، الكامل لابن عَدي : 677/2، كتاب السنّة للطّبراني، كما في اللآلي المَصنوعة للسيوطي : 29/1-31، تاريخ بغداد للخطيب : 55/13، العِلَل المُتناهية لابن الجَوزي :22/1)

اس کی سند ضعیف و منکر ہے۔

① قتادہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حُجَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ إِذَا بَيَّنَ السَّمَاعَ، فَإِنَّهُ مُدَلِّسٌ مَّعْرُوفٌ بِذٰلِكَ .

''قتادہ سماع کی صراحت کریں، تو بالاجماع حجت ہیں۔ وہ معروف مدلس ہیں۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 270/5)

② یہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی منکر روایت ہے۔

❁ امام ابوبکر بن ابی داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَنْكَرِ مَا أَتٰى بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .

''یہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی منکر ترین روایت ہے۔''

(اللآلي المَصنوعة للسّيوطي :29/1)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يَثْبُتُ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(العِلَل المُتناهية في الأحاديث الواهية :23/1)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 113/10)

اس حدیث کو تصحیح کے متعلق امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کا قول (اللآلی المصنوعہ للسیوطی : ۲۹/۱) ثابت نہیں۔اس کی سند میں ابوبکر بن صدقہ ''مجہول'' ہے۔

❁ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوف بھی مروی ہے۔

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص 30)

اس کی سند ضعیف ہے۔

① ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

② ضحاک بن مزاحم کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❁ یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی موقوف مروی ہے۔

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص 30)

سند ضعیف ہے۔

① ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

② صفوان بن سلیم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔

❁ سیدہ ام طفیل رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْمَنَامِ فِي صُورَةِ شَابٍّ مُوَفَّرٍ .

''انہوں نے اپنے رب کو خواب میں دیکھا، گویا لمبے بالوں والا نوجوان ہو۔''

(السنّة لابن أبي عاصم : 471، المعجم الكبير للطّبراني : 143/25، الأسماء والصِّفات للبيهقي : 942، تاريخ بغداد للخطيب : 419/15)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① **مروان بن عثمان انصاری کو امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔**

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 272/8)

❁ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔**

(الإصابة في تمييز الصحابة : 424/8)

② **عمارہ بن عامر ''مجہول'' ہے، نیز اس کا ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔**

❁ **امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

لَا يُعْرَفُ عُمَارَةُ وَلَا سَمَاعُهُ مِنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ .

''عمارہ غیر معروف ہے، نیز اس کا سیدہ ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔''

(التّاريخ الأوسط : 1419)

❁ **امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔**

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي : 15/1 ، المنتخب لابن قدامة من علل الخلال : 183)

❁ **امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

...... حَدِيثًا مُنْكَرًا لَمْ يَسْمَعْ عُمَارَةُ مِنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ، وَإِنَّمَا ذَكَرْتُهُ لِكَي لَا يَغْتَرَّ النَّاظِرُ فِيهِ فَيَحْتَجَّ بِهِ .

''یہ حدیث منکر ہے۔ عمارہ نے ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا، میں نے اس راوی کو یہاں اس لیے ذکر کیا، کہ اس کے متعلق تحقیق کرنے والا دھوکہ کھا کر اس سے حجت نہ پکڑ لے۔''

(الثّقات : 4682)

❁ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

هُوَ مَتْنٌ مُنْكَرٌ .   ''یہ منکر متن ہے۔''

(تهذيب التهذيب : 95/10)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي مَنَامِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ كَالشَّابِّ الْمُوَفَّرِ .

''میں نے خواب میں اپنے رب عزوجل کو حسین ترین صورت میں دیکھا، گویا لمبے بالوں والا جوان ہو۔''

(رؤية الله للدارقطني : 285)

سند جھوٹی ہے۔

① خالد بن نجیح مصری ''کذاب ووضاع'' ہے۔

② عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح بھی ''متروک الحدیث'' ہے۔

③ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ''متروک'' ہے۔

❀ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''مضطرب'' قرار دیا ہے۔

(بيان تلبيس الجهميّة لابن تيميّة : 7/215، 217)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيهَا صَحِيحٌ، وَكُلُّهَا مُضْطَرِبَةٌ .

''اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ساری کی ساری مضطرب ہیں۔''

(العِلَل : 5/57)

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (کتاب التوحید : ۱/۱۹۱) اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ (تلخیص المتشابہ : ۱/۳۰۲) نے غیر ثابت قرار دیا ہے۔

✿ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ يَثْبُتُ إِسْنَادُهٗ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ .

''محدثین کرام کے نزدیک اس کی سند ثابت نہیں۔''

(قيام اللّيل، ص 43)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي ثُبُوتِ هٰذَا الْحَدِيثِ نَظَرٌ .

''اس حدیث کا ثابت ہونا محل نظر ہے۔''

(كتاب الأسماء والصّفات، ص 380)

کسی صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کا خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ثابت نہیں۔

تنبیہ:

✿ علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُ : رَأَيْتُ رَبِّي بِمِنًى يَوْمَ النَّفْرِ عَلٰى جَمَلٍ أَوْرَقَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ أَمَامَ النَّاسِ ، مَوْضُوعٌ لَا أَصْلَ لَهٗ .

''حدیث:''میں نے اپنے رب کو یوم نفر (۱۳ ذوالحجہ) کو منی میں دیکھا، وہ ایک سفید سیاہی مائل اونٹ پر سوار تھا، اس نے اون کا جبہ پہن رکھا تھا۔ وہ لوگوں کے آگے تھا۔'' من گھڑت اور بے اصل ہے۔''

(المَصنوع في معرفة الحديث الموضوع : 137)

(سوال): میت کے لیے اجتماعی دعا کا کیا حکم ہے؟

(جواب): تمام علما کا اجماع و اتفاق ہے کہ میت کے لیے دعا کرنا مفید و نافع ہے، اس

کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ دعا تدفین سے پہلے ہو، یا بعد، جنازہ سے پہلے ہو یا جنازہ کے بعد، انفرادی ہو یا اجتماعی، ہاتھ اٹھا کر ہو، یا ہاتھ اٹھائے بغیر، ہر صورت جائز ہے۔ اسی طرح تعزیت کرتے وقت دعا کی جا سکتی ہے، البتہ مروجہ دعا کا کوئی ثبوت نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُ وا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾(الحشر : ١٠)

''مہاجرین وانصار کے بعد ایمان لانے والے عرض کرتے ہیں: یارب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی بخشش فرما، جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے، ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کینہ وبغض نہ رکھنا۔ ہمارے رب! تو بہت شفیق اور بے انتہا رحیم ہے۔''

بہت سی احادیث اس مفہوم پر دلالت کناں ہیں؛

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ.

''اللہ! بقیع غرقد والوں کی بخشش فرما۔''(صحیح مسلم : 947)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازے پر جب لوگ تعریف کر رہے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا، اس کی مذمت کی گئی، تو فرمایا: واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، سیدنا

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، پہلے ایک جنازہ گزرا، اس کی تعریف کی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، پھر ایک جنازہ گزرا، اس کی مذمت کی گئی، تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، فرمایا: آپ لوگوں نے جس کی تعریف کی تھی، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی مذمت کی تھی، اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی، آپ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں، آپ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1367؛ صحيح مسلم : 949؛ واللّفظ لهٗ)

❀ ابواسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں مدینہ منورہ آیا، ان دنوں وہاں ایک بیماری پھیل چکی تھی، میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک جنازہ سامنے سے گزرا، لوگ اس کی تعریف کرنے لگے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، اس مرتبہ بھی آپ نے ایسا ہی فرمایا کہ واجب ہوگئی، پھر تیسرا جنازہ نکلا، لوگ اس کی برائی کرنے لگے، آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابواسود دؤلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی، فرمایا: میں نے وہی کہا ہے، جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص کی اچھائی پر چار آدمی گواہی دیں، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، ہم نے کہا: اگر تین گواہی دیں؟ فرمایا: تین پر بھی، پوچھا: دو؟ فرمایا: دو پر بھی، ہم نے یہ البتہ نہیں پوچھا کہ اگر ایک مسلمان گواہی دے تو؟''

(صحيح البخاري : 1368)

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے، زخموں کی تاب نہ لا سکے اور شہید ہو گئے، تو شہید ہوتے وقت اپنے ساتھی سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے دعا کی درخواست کرنا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ ...... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ.

''اللہ! اپنے پیارے بندے ابو عامر کی بخشش فرما، ......اللہ! ان کو روز قیامت بہتوں پر فوقیت و برتری عطا فرمانا۔'' (صحيح البخاري : 4323)

تعزیت کے لیے مجلس:

تعزیت کے لیے مجلس بنا کر بیٹھنا مکروہ ہے، کسی کے گھر اس غرض سے بیٹھ جانا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کریں، مناسب فعل نہیں۔ بیٹھنے کا عمل بہر صورت مکروہ ہے، خواہ مردوں کی طرف سے ہو، یا عورتوں کی طرف سے۔

یاد رہے کہ سوگ صرف قریبی عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے اسلام میں سوگ نہیں۔